مطبوعات

حضرت عثمانؓ شہید
مؤلف: محمد بن یحییٰ بن ابی بکر مالکی
تحقیق و ترتیب: ڈاکٹر محمد یوسف زاید
ترجمہ: کوکب شادانی
ناشر: نفیس اکیڈیمی۔ کراچی نمبر ا
ضخامت: ۲۳۰ صفحات۔
طباعتی معیار: متوسط اچھا۔
بڑی تقطیع۔ مجلد قیمت درج نہیں

خلافتِ راشدہ کے نظامِ عدل واحسان کے خلاف سبائی مجوسی سازش کا سلسلہ دورِ فاروقی سے چلتا ہے۔ اس وقت سازش زیر سطح تھی اور اس نے پہلا وار حضرت عمرؓ پر کیا اور اُن کو شہید کر دیا۔ دورِ عثمانی میں وہ اُبھر کر سطح پر آگئی اور تمام معاشرے میں اس کے سرطانی ریشے پھیلتے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کو بھی خون میں نہلا دیا۔ حضرت عمرؓ پر انفرادی حملہ کیا گیا تھا، مگر حضرت عثمان کے خلاف دصوم دھڑلے سے ہلّہ بولا گیا اور حضرت عثمانؓ کے بعد تو اس تخریبی فتنے کا طوفان اتنا بڑھا کہ حضرت علیؓ کو ایک لمحہ چین نہ لینے دیا۔

ماحول جب خراب ہونے لگے، کوئی فتنہ پرورش پائے تو پھر معاملات اُلجھنے لگتے ہیں۔ مرکزی ادارے یا شخصیت کے خلاف بے شمار غبار پھیل جاتا ہے۔ ایسی ہی صورت حضرت عثمانؓ کو درپیش تھی معاملہ تنہا حضرت عثمانؓ کا نہ تھا۔ اُن کے لیے کارِ خلافت میں درجۂ اول کے صحابہ کی جو قوت ذریعہ معاونت و تقویت تھی، فتنوں نے اس کے ہر فرد کو عجیب پیچیدگیوں سے دوچار کر دیا۔ مثلاً اس کتاب میں ایک واقعہ کا تذکرہ کیا گیا ہے، میں نے اسے عبرت کی نگاہ سے پڑھا کہ بُرائی کی طاقتیں جہاں زور پکڑتی ہیں وہاں اچھائی کے علمبردار کیسی کیسی مشکلوں میں پڑ جاتے ہیں۔ کوفہ میں مخلصین و صادقین میں پہلی نزاع یہ سامنے آئی کہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے درخواست کی کہ انہیں بیت المال سے کچھ روپیہ قرض دیا جائے۔ قرض دے دیا گیا۔ سعد بن ابی وقاص حسب وعدہ ادا نہ کر

سکے۔ نتیجہ یہ کہ دونوں بزرگوں کے درمیان سخت کلامی ہوئی۔ بات حضرت عثمانؓ تک پہنچی تو انہوں نے دونوں کو ان کے عہدوں سے معزول کر دیا۔ پس اسی طرح شاخ در شاخ معاملات آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اور سارے معاملات کی آخری زد حضرت عثمانؓ پر جا پڑتی ہے۔ یہ کتاب اسی پیچیدگیٔ احوال کو سامنے لاتی ہے جس کے درمیان حضرت عثمانؓ کو سازش کاروں نے گھیر دیا تھا۔ پیچیدگیٔ احوال کا تو کوئی حل نہ نکلا، حضرت عثمانؓ نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ پھر حضرت علیؓ جدائی کی قوتوں کا نشانہ بنے۔ آخر میں احتجاج کا علم حضرت امام حسینؓ نے بلند کیا، مگر موجِ خون اُن کے اور اُن کے گھر والوں اور اُن کے رفیقوں کے سروں سے بھی گذر گئی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

تاریخ کے اس خونی کھیل میں جسے ہمارے نقطۂ نظر سے "سبائی، مجوسی، یہودی" سازش کاروں نے رچایا تھا، حضرت عثمانؓ مقامِ اخلاص پر انتہائی مظلومیت کے باوجود صبر و عزم کا پیکر بنے آخر دم تک ڈٹے رہے۔ انہوں نے کسی مرحلے پر خلافتِ راشدہ کا علم سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ آنجناب ایک بہادر اور مظلوم شہید تھے۔ رضی اللہ عنہ۔

تمام صحابۂ کرام فرقِ مراتب کے باوجود صلاح و تقویٰ سے آراستہ تھے، اُن میں خلفائے راشدین کا درجہ بہت بلند ہے۔ اور چاروں کے چاروں اخلاص و بصیرت سے آراستہ تھے۔ مصلحتی اقدامات اور تدبیروں اور اجتہادات اور کام کرنے کے نقطہ ہائے نظر میں کوئی سے دو افراد میں بھی فرق ہوگا، طبائع کا فرق بھی ہوگا اور معاشرے کے احوال کے مطابق نتائج و اثرات میں بھی فرق ہوگا۔ ان چیزوں پر دیانت دار اہل نظر خاص اس مقصد سے غور و فکر کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی کرسکتے ہیں کہ ویسے حالات پھر پیش نہ آئیں۔

یہ کتاب سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رتبہ بلند کو نمایاں کرتی ہے اور تاریخی بحران کا مقابلہ کرتے ہوئے مختلف معاملات میں جو موقف آنجناب نے اختیار کیا، اس کی وضاحت کرتی ہے۔

علمِ حدیث میں
پاک و ہند کا حصہ
مؤلفہ: ڈاکٹر محمد اسحٰق
ترجمہ: شاہد حسین رزاقی
ناشر: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور
قیمت: مجلد ۱۶ روپے

یہ ایک اچھی قابلِ قدر کتاب ہے۔

پاکستان میں اسلامی رجحانات کی جو رَو تشکیلِ پاکستان کے بعد مسلسل تیز تر ہوتی جا رہی ہے اس کا بڑا گہرا اثر علوم اور لٹریچر پر پڑا ہے۔ دینی موضوعات پر کتابوں اور مضامین اور شعری و نثری ادبیات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔

زیادہ اہم کاوشیں وہ ہیں جو درجۂ اوّل کے دینی علوم کے متعلق ہیں۔ مثلاً تفسیری لٹریچر، احادیث کے تراجم و تشریحات، فقہ و تصوف یا قانون و اخلاق سے متعلق تراجم و تحقیقی کتب، اسلامی سیاسیات و معاشیات کی بحثیں، رسولِ پاکؐ اور صحابہ کرام کے علاوہ دیگر رجالِ عظیم کی سیرت و سوانح اور تاریخ اسلامی پر اچھی اچھی کتابیں۔ یہ گویا مغربی سیکولرازم کے زہریلے اثرات کے خلاف فکرِ اسلامی کا تریاق ہے۔

زیرِ توجہ علوم میں سے اول درجے کی اہمیت کا ایک بڑا علم، حدیثِ نبویؐ سے متعلق ہے۔ علم حدیث کے دائرے میں برصغیر پاک و ہند کی وسیع خدمات کا اندازہ علامہ رشید رضا مصری کے ایک فقرے سے کیا جا سکتا ہے جس سے کتاب کے مقصد کا آغاز کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اگر ہندی مسلمان علم حدیث کی ترقی و اشاعت کے لئے اس قدر جانفشانی سے کام نہ کرتے تو یہ علم اب تک ختم ہو چکا ہوتا۔"

سندھ کی طرف عرب مسلمانوں کے ابتدائی فوجی اقدام اگرچہ دورِ فاروقی (۱۵ھ تا ۲۳ھ) میں اور مزید اقدامات دورِ علوی (۳۸ھ تا ۴۴ھ) میں ہوئے مگر باقاعدہ طور پر فتوحاتِ سندھ وغیرہ کی تکمیل ۱۳۴ھ تک ہوئی۔ حالات میں ٹھہراؤ اور سکون پیدا ہوا تو علمی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ علم حدیث برصغیر میں داخل ہونے سے پہلے ترقی اور تدوین کے اہم مراحل طے کر چکا تھا۔ اس ترقی یافتہ سرمایۂ علم کے ساتھ برصغیر میں کام شروع ہوا۔ صحیح معنوں میں علم حدیث کی توسیع و ترقی کا کام تیسری صدی ہجری کے اواخر میں منصورہ اور ملتان کی عرب ریاستوں کے قیام کے بعد ہوا۔ سندھیوں کی ایک جماعت پہلے سے عراق میں سکونت پذیر ہو کر خاصا کام کر رہی تھی۔ شام میں الاوزاعی (وفات ۱۵۷ھ) مدینہ منورہ اور بغداد میں نجیح السندی (وفات ۱۷۰ھ) خراسان میں رجاء السندی (وفات ۲۲۲ھ) احادیث کے جامعین و مرتبین میں شمار

ہوئے منصورہ و ملتان کے مراکز حدیث کے بعد دوسرے دور میں لاہور مرکز بنا جبکہ محمود غزنوی کا علم لہرا رہا تھا۔

زیرِ نظر کتاب میں مختلف ادوار کے مراکز حدیث اور متعلقہ شخصیتوں کا تذکرہ پیش کیا گیا ہے محدثین کے متعلق مختصر سوانحی نوٹ درج ہیں اور علم حدیث میں ان کی خاص خدمات کا بیان ہے بعض اہم شخصیتوں کا بیان زیادہ تفصیلی ہے جہاں جہاں ضرورت تھی، تاریخی احوال کو بطور پس منظر سامنے لایا گیا ہے۔ ہم اردو زبان میں اس مفید کتاب کی اشاعت کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

صدیقی ٹرسٹ کے تبلیغی پمفلٹ کراچی کے صدیقی ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نے عقائد، عبادات اور دینی احکام و شعائر کے متعلق چیدہ چیدہ مضامین کو پمفلٹوں کی شکل میں چھاپا ہے ان پمفلٹوں کا مقصد تبلیغی ہے اور ان کا اسلوب اصلاحی، کہیں کہیں کوئی مقامِ اختلاف بھی آسکتا ہے اور کسی معاملے میں وضاحت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مگر بہ حیثیت مجموعی ہم ان پمفلٹوں کو مفید قرار دیتے ہیں۔ بعض اصحاب علم سے صدیقی ٹرسٹ نے رائیں لی ہیں اور بیشتر ناقدانہ آراء کو قبول کیا ہے۔ پمفلٹوں کی تعداد بیس ۲۰ ہے (ممکن ہے اس میں اضافہ ہوا ہو) ان کی زبان سادہ ہے اس لئے طلباء اور مستورات کے علاوہ کم تعلیم رکھنے والے شہری بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ ان رسائل کے مضامین کو جو بھی چاہے خود بھی شائع کر سکتا ہے اور تبلیغی مقاصد کے لئے ٹرسٹ سے مفت حاصل کر کے تقسیم بھی کر سکتا ہے۔ ٹرسٹ کے اس کام کو پسند کرنے والے حضرات اس میں تعاون بھی کر سکتے ہیں۔ کسی پمفلٹ پر قیمت درج نہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ صدیقی ٹرسٹ، ٹھٹھائی کمپاؤنڈ، ایم اے جناح روڈ کراچی۔